تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**407 Code**
Course Name:	**Modern Muslim World (جدید دنیائے اسلام)**
Class:	**BA**
Total Credit Hours	**6**
Total Assignments	**4**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 4

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں

(1) امریکی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کب بنائی گئی؟

جواب: امریکہ اور کینیڈا کے مسلم طلبہ کی پہلی منظم تحریک **مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن** (MSA) کا قیام **یکم جنوری 1963ء** کو یونیورسٹی آف الینوائے (Urbana-Champaign) میں عمل میں آیا، جسے بعد میں شمالی امریکہ میں اسلام کے فروغ کا بڑا مرکز مانا گیا۔

(2) جمہوریہ چین کی بنیاد کب رکھی گئی؟

جواب: جدید مادی اور سیاسی تاریخ کے مطابق، ڈاکٹر سن یات سین کی قیادت میں پہلی "جمہوریہ چین (Republic of China)" کی بنیاد **1 جنوری 1912ء** کو رکھی گئی، جبکہ ماوزے تنگ کی قیادت میں موجودہ اشتراکی "**عوامی جمہوریہ چین (People's Republic of China)**" کا باقاعدہ اعلان **1 اکتوبر 1949ء** کو بیجنگ میں کیا گیا۔

(3) جزیرہ قبرص کو آزاد جمہوریہ کب قرار دیا گیا؟

جواب: بحیرہ روم کے اہم جزیرے قبرص (Cyprus) کو برطانیہ کے نوآبادیاتی تسلط سے آزادی ملنے کے بعد لندن-زیورخ معاہدے کے تحت **16 اگست 1960ء** کو باقاعدہ طور پر ایک آزاد جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(4) امریکہ نے جزائر فلپائن پر کب تسلط حاصل کیا؟

جواب: امریکہ نے ہسپانوی-امریکی جنگ (Spanish-American War) میں کامیابی کے بعد **10 دسمبر 1898ء** کو طے پانے والے "معاہدہ پیرس" کے تحت اسپین کو بیس ملین ڈالر ادا کر کے جزائرِ فلپائن پر اپنا نوآبادیاتی تسلط قائم کیا۔

(5) معاہدہ لوازن کب ہوا؟

جواب: جدید ترکی کی جغرافیائی اور سیاسی تاریخ کا ضامن **معاہدہ لوازن (Treaty of Lausanne)** سوئٹزر لینڈ کے شہر لوازن میں طویل مذاکرات کے بعد **24 جولائی 1923ء** کو اتحادی طاقتوں اور مصطفیٰ کمال اتاترک کی حکومت کے مابین طے پایا۔

(6) یاسر عرفات نے اسرائیل کو کب تسلیم کیا؟

جواب: پی ایل او (PLO) کے سربراہ یاسر عرفات نے مروجہ امن عمل کے تحت **9 ستمبر 1993ء** کو اسرائیلی وزیرِ اعظم اسحاق رابن کو لکھے گئے ایک آفیشل خط کے ذریعے باقاعدہ طور پر اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا، جس کے بعد اوسلو معاہدہ (Oslo Accords) ممکن ہوا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

(7) 1945 میں امریکہ کا صدر کون تھا؟

جواب 1945 : ء کا سال امریکی تاریخ میں اس لیے اہم ہے کیونکہ اس سال دو صدور آئے۔ سال کے آغاز میں **فرینکلن ڈی روزویلٹ (FDR)** صدر تھے، جن کی 12 اپریل 1945ء کو وفات کے بعد نائب صدر **ہیری ایس ٹرومین (Harry S. Truman)** امریکہ کے صدر بنے، جنہوں نے دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے اور جاپان پر ایٹم بم گرانے کے فیصلے کی قیادت کی۔

(8) تیسری صلیبی جنگ کب ہوئی؟

جواب : تیسری بڑی صلیبی جنگ (Third Crusade) سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں عیسائیوں کی شکست اور فتح بیت المقدس (1187ء) کے ردِ عمل میں یورپ کے بادشاہوں (رچرڈ شیر دل وغیرہ) کی قیادت میں **1189ء تا 1192ء** کے مابین لڑی گئی، جو مسلمانوں کی کامیابی اور ہنگامی جنگ بندی پر ختم ہوئی۔

(9) قبرس میں ترک عبوری حکومت کا اعلان کب کیا گیا؟

جواب : جزیرہ قبرس کے یونانی عیسائیوں کی طرف سے ترک اقلیت پر مظالم اور بغاوت کے بعد، ترک مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے **29 دسمبر 1967ء** کو باقاعدہ طور پر "ترک قبرصی عبوری انتظامیہ (Provisional Cyprus Turkish Administration) " قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

(10) منگولوں نے عباسی سلطنت کو کب ختم کیا؟

جواب : چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان کی قیادت میں وحشی منگول افواج نے عباسی خلافت کے دارالحکومت بغداد پر حملہ کر کے **10 فروری 1258ء** کو آخری عباسی خلیفہ المستعصم باللہ کو شہید کیا اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا کر صدیوں پرانی عباسی سلطنت کا بھیانک خاتمہ کر دیا۔

سوال نمبر 2: مغربی افریقہ میں یورپ کے اثرات کا جائزہ لیجیے اور غلاموں کی تجارت کے بارے میں تفصیل سے بتائیے کہ اس میں کون کون سے مغربی ممالک شامل تھے؟

مقدمہ

مغربی افریقہ (جس میں نائجیریا، گھانا، سینیگال اور آئیوری کوسٹ جیسے ممالک شامل ہیں) ایک طویل عرصے تک قدرتی وسائل، سونے اور انسانی افرادی قوت کا بڑا مرکز رہا۔ پندرہویں صدی عیسوی میں جب یورپی مہم جو بحری راستوں سے افریقی ساحلوں پر پہنچے، تو انہوں نے اس خطے کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔ یورپ کی آمد نے مغربی افریقہ کو ترقی دینے کے بجائے اسے مادی طور پر لوٹا اور وہاں کی انسانی تاریخ کا سب سے بڑا، بھیانک اور تاریک ترین داغ یعنی **غلاموں کی تجارت (Atlantic Slave Trade)** کی بنیاد رکھی، جس کا تنقیدی جائزہ انسانی تاریخ کا لرزہ خیز باب ہے۔

مغربی افریقہ میں یورپی اثرات کا جائزہ

1۔ معاشی لوٹ کھسوٹ اور تجارتی چوکیاں (Trading Posts)

یورپیوں (سب سے پہلے پرتگالیوں) نے مغربی افریقہ کے ساحلوں پر قلعے اور تجارتی چوکیاں بنائیں۔ شروع میں وہ سونا، ہاتھی دانت اور کالی مرچ خریدتے تھے، جس کی وجہ سے گھانا کے ساحل کو "گولڈ کوسٹ (Gold Coast)" کہا جانے لگا۔ بعد میں جب انہیں معلوم ہوا کہ افریقی قبائل آپس میں لڑتے ہیں، تو انہوں نے ان سرداروں کو بارود اور بندوقیں دے کر انہیں آپس میں لڑایا اور بدلے میں انسانوں (غلاموں) کا مطالبہ شروع کر دیا۔

2۔ سیاسی تسلط اور برلن کانفرنس (1884-1885ء)

انیسویں صدی تک آتے آتے یورپی ممالک نے افریقہ کے اندرونی حصوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ جرمنی کے شہر برلن میں ہونے والی ایک بدنام زمانہ کانفرنس میں یورپی طاقتوں نے نقشے پر پیمانہ رکھ کر افریقہ کو آپس میں بانٹ لیا، جسے "**افریقہ کے لیے جھپٹ** (Scramble for Africa)" کہا جاتا ہے:

- **برطانیہ:** نائجیریا، گھانا اور سیرالیون پر قابض ہوا۔
- **فرانس:** سینیگال، مالی، گنی اور آئیوری کوسٹ پر مشتمل ایک بہت بڑے رقبے (فرانسیسی مغربی افریقہ) پر مسلط ہو گیا۔

3۔ ثقافتی اور مذہبی اثرات (عیسائیت کا نفاذ)

یورپی استعمار اپنے ساتھ عیسائی مشنریوں (Missionaries) کو لایا۔ انہوں نے مغربی افریقہ کی مقامی ثقافت، زبانوں اور روایات کو "پسماندہ" قرار دے کر انگریزی اور فرانسیسی زبانیں نافذ کیں۔ ساحلی علاقوں کے لاکھوں افریقیوں کو عیسائی بنایا گیا، جس سے افریقہ کا صدیوں پرانا سماجی توازن تباہ ہو گیا اور شمال (جو مسلم اکثریت تھا) اور جنوب (جو عیسائی بن گیا) کے مابین دائمی جنگ کی بنیاد پڑی (جیسے نائجیریا میں آج بھی جاری ہے)۔

غلاموں کی تجارت (Atlantic Slave Trade) کی تفصیل

جب سولہویں صدی میں یورپیوں نے امریکہ اور جزائرِ کیریبین (West Indies) کو دریافت کیا، تو وہاں انہوں نے گنے، کپاس اور تمباکو کے بہت بڑے بڑے فارم (Plantations) بنائے۔ ان فارموں پر سخت گرمی میں کام کرنے کے لیے انہیں سستی اور مضبوط افرادی قوت کی ضرورت تھی۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے مغربی افریقہ کے انسانوں کو جانوروں کی طرح پکڑ کر امریکہ بیچنے کا فیصلہ کیا، جسے تاریخ میں "**ٹرائنگولر ٹریڈ** (Triangular Trade)" کہا جاتا ہے۔

غلاموں کی تجارت میں شامل بڑے مغربی ممالک اور ان کا کردار:

1۔ پرتگال — (Portugal) ابتداکار

پرتگال اس بھیانک تجارت کا بانی تھا۔ پرتگالیوں نے مغربی افریقہ سے لاکھوں انسانوں کو بحری جہازوں میں بھیڑوں کی طرح لاد کر برازیل (جنوبی امریکہ) منتقل کیا تاکہ وہ وہاں چینی کے فارموں اور سونے کی کانوں میں کام کر سکیں۔ برازیل دنیا کا وہ ملک بنا جہاں سب سے زیادہ افریقی غلام لائے گئے۔

2۔ برطانیہ — (Great Britain) سب سے بڑا منافع خور

انیسویں صدی تک برطانیہ دنیا کا سب سے بڑا غلاموں کا تاجر بن چکا تھا۔ برطانوی شہروں **لیورپول** (Liverpool) اور **برسٹل** (Bristol) کی پوری معیشت اور امیر خاندانوں کی دولت اسی انسانی تجارت کی مرہونِ منت تھی۔ برطانوی جہاز کپڑا اور بندوقیں لے کر افریقہ جاتے، وہاں سے غلام خرید کر امریکہ اور جمیکا پہنچاتے، اور وہاں سے گنا اور کپاس لے کر واپس انگلینڈ آتے تھے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

3۔فرانس(France)

فرانس نے بھی اس انسانی منڈی سے اربوں کا منافع کمایا۔ فرانسیسی تاجروں نے مغربی افریقہ سے غلاموں کو پکڑ کر ہائیتی (Haiti) اور دیگر جزائر منتقل کیا، جہاں ان غلاموں پر اتنے ہولناک مظالم ڈھائے جاتے تھے کہ ان کی اوسط عمر چند سال رہ جاتی تھی۔

4۔ہالینڈ/ڈچ(Netherlands)

ڈچ ایسٹ انڈیا اور ویسٹ انڈیا کمپنیوں نے بحری طاقت کے بل بوتے پر غلاموں کی ترسیل کی بڑی سپلائی چین پر کنٹرول حاصل کیا اور وہ دوسرے ممالک کے فارم مالکان کو غلام فراہم کرنے کے بڑے ٹھیکیدار بنے۔

5۔اسپین(Spain)

اسپین نے اگرچہ افریقہ میں براہِ راست زیادہ علاقے فتح نہیں کیے، لیکن اس نے دوسرے ممالک کے تاجروں کے ساتھ ایک خاص شاہی لائسنس کا معاہدہ کر رکھا تھا جسے **"اسینٹو (Asiento)"** کہا جاتا تھا، جس کے تحت وہ اپنے امریکی مقبوضات کے لیے غلام منگواتا تھا۔

غلاموں کی تجارت کا لرزہ خیز معاشی وانسانی جدول(Table)

معاشی فائدہ کا محور	امریکہ میں غلاموں کی منزل	بنیادی افریقی خطہ جہاں اثر ڈالا	مغربی ملک
چینی کے فارم اور سونے کی کانیں	برازیل (جنوبی امریکہ)	انگولا اور مغربی ساحل	**پرتگال**
کپاس، تمباکو اور ٹیکسٹائل انڈسٹری	جمیکا، بارباڈوس، ورجینیا(امریکہ)	نائجیریا، گولڈ کوسٹ (گھانا)	**برطانیہ**
کافی اور چینی کی عالمی تجارت	ہائیتی (سینٹ ڈومنگو)	سینیگال، گنی	**فرانس**
ترسیل اور بحری انشورنس کا منافع	کیریبین جزائر اور سورینام	گولڈ کوسٹ کے قلعے	**ہالینڈ**

سوال نمبر 3:اسلامی کانفرنس کے قیام کی وجوہات اور اس کی کارکردگی پر مفصل بحث کریں۔

مقدمہ

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

اسلامی تعاون تنظیم (Organisation of Islamic Cooperation - OIC)، جسے پہلے **"اسلامی کانفرنس تنظیم"** کہا جاتا تھا، اقوامِ متحدہ (UN) کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے بڑا بین الاقوامی ادارہ ہے، جو چار براعظموں کے 57 مسلم ممالک کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ تنظیم امتِ مسلمہ کی مشترکہ آواز، ان کے سیاسی و معاشی حقوق کے تحفظ اور بین الاقوامی امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کا مرکزی سیکرٹریٹ جدہ (سعودی عرب) میں واقع ہے۔

اسلامی کانفرنس (OIC) کے قیام کی وجوہات

OIC کا قیام کسی اچانک سیاسی واقعے کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ یہ مسلمانوں کے دلوں میں صدیوں سے موجود خلافت کے خاتمے کے بعد تڑپ اور ایک ناگزیر حادثے کا ردِ عمل تھا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ اصل محرک: مسجدِ اقصیٰ کی آتشزدگی (21 اگست 1969ء)

او آئی سی کے قیام کی فوری اور سب سے بڑی وجہ 21 اگست 1969ء کو رونما ہونے والا وہ دردناک واقعہ تھا جب ایک کٹر صیہونی آسٹریلوی یہودی مائیکل ڈینس روہن نے مسلمانوں کے قبلہ اول **مسجدِ اقصیٰ** کو آگ لگادی۔ اس ہولناک واقعے سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے اور مسلم سلاطین کو احساس ہوا کہ اگر وہ اب بھی متحد نہ ہوئے، تو صیہونیت ان کے تمام مقدس مقامات کو مٹا دے گی۔

2۔ رباط سربراہی کانفرنس (ستمبر 1969ء)

مسجدِ اقصیٰ کی بے حرمتی کے خلاف سعودی عرب کے شاہ فیصل بن عبدالعزیز اور مراکش کے شاہ حسن ثانی کی مخلصانہ کوششوں سے **22 تا 25 ستمبر 1969ء** کو مراکش کے دارالحکومت **رباط** میں تاریخ کا پہلا اسلامی سربراہی اجلاس منعقد ہوا، جس میں 24 مسلم ممالک کے سربراہان نے شرکت کی اور باقاعدہ طور پر او آئی سی کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

3۔ مسلم دنیا کا سیاسی تحفظ اور اسرائیل کا مقابلہ

عرب ممالک کو 1967ء کی جنگ میں اسرائیل کے ہاتھوں بدترین شکست ہو چکی تھی اور اسرائیل نے پورے یروشلم، غزہ اور جزیرہ نما سینا پر قبضہ کر رکھا تھا۔ مسلم رہنما چاہتے تھے کہ ایک ایسا مستقل ادارہ ہو جو عالمی سطح پر فلسطین کے مقدمے کو لڑے اور مغربی دنیا کی اسرائیل نوازی کا مقابلہ کر سکے۔

او آئی سی (OIC) کی کارکردگی کا مفصل جائزہ

او آئی سی کی پچھلی نصف صدی سے زیادہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے، تو یہ ملا جلا رہا ہے۔ اس نے بعض میدانوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں، جبکہ کئی بڑے سیاسی بحرانوں میں یہ محض ایک "قرارداد پاس کرنے والی تنظیم" ثابت ہوئی ہے۔

1۔ نمایاں کامیابیاں اور مثبت کارکردگی (Positives)

- **دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس (لاہور، 1974ء):** یہ او آئی سی کی تاریخ کا سب سے شاندار معرکہ تھا۔ پاکستان کے وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی میزبانی میں ہونے والے اس اجلاس میں پی ایل او (PLO) کے سربراہ یاسر عرفات کو پہلی بار فلسطینی قوم کا واحد قانونی نمائندہ تسلیم کیا گیا اور مسلم ممالک نے تیل کو مغرب کے خلاف ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی حکمتِ عملی طے کی۔

- **اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) کا قیام:** او آئی سی کا سب سے بڑا معاشی کارنامہ 1975ء میں جدہ میں اسلامی ترقیاتی بینک کا قیام ہے۔ اس بینک نے غریب مسلم ممالک (بالخصوص افریقہ میں) سڑکوں، ڈیموں، ہسپتالوں اور تعلیمی منصوبوں کے لیے سود سے پاک اربوں ڈالرز کے قرضے فراہم کیے۔
- **کشمیر اور اسلاموفوبیا پر متفقہ موقف:** او آئی سی نے ہمیشہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے موقف کی تائید کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر پر بھارت کی مذمت کی ہے اور کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کے لیے ایک خصوصی رابطہ گروپ (Contact Group) قائم کر رکھا ہے۔ حال ہی میں او آئی سی کی کوششوں سے اقوام متحدہ نے **15 مارچ** کو "اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن" کے طور پر منظور کیا، جو اس کا بڑا سفارتی معرکہ ہے۔

2۔ ناکامیاں اور کمزوریاں (Negatives & Limitations)

- **مسئلہ فلسطین حل کرنے میں ناکامی:** او آئی سی اپنے بنیادی مقصد یعنی فلسطین کی آزادی اور بیت المقدس کے تحفظ میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ اسرائیل کی حالیہ غزہ جارحیت اور ظلم و ستم کے دوران او آئی سی کوئی بھی عملی قدم (جیسے اسرائیل کا معاشی بائیکاٹ یا فوجی مداخلت) اٹھانے سے قاصر رہی اور صرف زبانی مذمتی بیانات تک محدود رہی۔
- **داخلی خانہ جنگی اور جنگیں روکنے میں بے بسی:** جب 1980ء میں عراق اور ایران کے مابین آٹھ سالہ خونی جنگ شروع ہوئی، تو او آئی سی دونوں برادر ممالک کے مابین صلح کروانے میں ناکام رہی۔ اسی طرح شام، یمن اور لیبیا کی حالیہ خانہ جنگیوں میں، جہاں مسلمان ہی مسلمان کا خون بہا رہا ہے، او آئی سی کا کردار انتہائی مایوس کن رہا ہے۔
- **عرب عجم اور فرقہ وارانہ بلاک بندی:** او آئی سی کے اندر سعودی عرب (سنی بلاک) اور ایران (شیعہ بلاک) کی آپس کی سرد جنگ نے اس تنظیم کی افادیت کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے، جس کی وجہ سے مسلم امہ حقیقی معنوں میں متحد نہیں ہو سکی۔

سوال نمبر 4: 1947ء میں ریاست کشمیر میں ہونے والے واقعات پر مختصر جائزہ لیجیے نیز بھارت نے مسلمانوں اور ہندوؤں کی آبادی کے تناسب میں تبدیلی کے لیے کیا اقدامات کیے؟

1947ء میں ریاستِ کشمیر کے واقعات کا جائزہ

14 اگست 1947ء کو جب برصغیر کی تقسیم ہوئی، تو اصول کے مطابق مسلم اکثریت کی حامل ریاست کشمیر کو پاکستان کا حصہ بننا تھا، کیونکہ کشمیر کی 80 فیصد سے زیادہ آبادی مسلمان تھی اور اس کے تمام جغرافیائی اور معاشی راستے پاکستان سے جڑے ہوئے تھے۔ تاہم، کشمیر کا ظالم سکھ حکمران **مہاراجہ ہری سنگھ** مسلمانوں کے خلاف تھا اور وہ اندرونی طور پر بھارت کے ساتھ الحاق کی سازشیں کر رہا تھا۔

1947ء کے خونی واقعات کا تسلسل درج ذیل ہے:

پونچھ کی عوامی بغاوت اور جموں کا قتلِ عام (اگست-ستمبر 1947ء)

مہاراجہ نے جب مسلمانوں پر ٹیکس بڑھائے اور ان کے ہتھیار ضبط کیے، تو پونچھ کے غیور مسلمانوں نے راجہ کے خلاف مسلح بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لیے مہاراجہ کی فوج اور ہندو انتہا پسند تنظیم آر ایس ایس (RSS) کے غنڈوں نے مل کر **جموں** کے علاقے میں مسلمانوں کا قتلِ عام (Massacre) شروع کیا۔ چند ہفتوں کے اندر جموں کے قریباً دو سے تین لاکھ مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا اور لاکھوں کو پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تاکہ جموں کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدلا جا سکے۔

قبائلی مجاہدین کی آمد اور آزاد کشمیر کا قیام (اکتوبر 1947ء)

جموں کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی خبر جب پاکستان کے قبائلی علاقوں تک پہنچی، تو اکتوبر 1947ء کے دوسرے ہفتے میں ہزاروں کی تعداد میں غیرت مند **قبائلی مجاہدین** کشمیری بھائیوں کی مدد کے لیے کشمیر میں داخل ہو گئے۔ مجاہدین نے مہاراجہ کی فوج کو بھگاتے ہوئے مظفر آباد اور بارہ مولا فتح کر لیا اور وہ سرینگر کے ایئرپورٹ تک پہنچ گئے۔ اسی دوران 24 اکتوبر 1947ء کو غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی قیادت میں **"آزاد جموں و کشمیر"** کی انقلابی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔

بھارتی فوج کی آمد اور پہلی پاک بھارت جنگ

اپنی شکست یقینی دیکھ کر مہاراجہ ہری سنگھ سرینگر سے جموں بھاگ گیا اور اس نے بھارتی حکومت سے فوجی مدد مانگی۔ بھارت نے شرط رکھی کہ پہلے الحاق کی دستاویز پر دستخط کرو۔ 26 اکتوبر کو جھوٹے "معاہدہ الحاق" کا ڈرامہ رچایا گیا اور **27 اکتوبر 1947ء** کی صبح بھارتی فوجیں سرینگر کے ہوائی اڈے پر اتر گئیں، جس کے بعد پاکستان کی باقاعدہ فوج بھی کشمیریوں کے تحفظ کے لیے میدان میں آئی اور پہلی پاک بھارت جنگ کا آغاز ہوا، جو جنوری 1949ء میں اقوام متحدہ کی مداخلت اور جنگ بندی کی قرارداد پر ختم ہوئی۔

بھارت کی طرف سے کشمیر کی ڈیموگرافی (آبادی کا تناسب) بدلنے کے اقدامات

بھارت اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر میں آزادانہ رائے شماری (Plebiscite) ہوئی، تو کشمیری مسلمان سو فیصد پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اس لیے بھارت نے شروع دن سے ہی مقبوضہ وادی میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں بدلنے یعنی **ڈیموگرافک تبدیلی (Demographic Change)** کی بھیانک سازشوں پر کام کیا، جن کا نقطہ عروج 5 اگست 2019ء کے اقدامات ہیں۔

بھارت کے بڑے ہتھکنڈے درج ذیل ہیں:

1۔ آرٹیکل 370 اور A 35-کا خاتمہ (5 اگست 2019ء)

بھارتی آئین کا آرٹیکل 370 اور A 35- مقبوضہ کشمیر کو خصوصی درجہ دیتے تھے، جس کے تحت بھارت کا کوئی بھی غیر کشمیری شہری کشمیر میں زمین نہیں خرید سکتا تھا، نہ وہاں نوکری کر سکتا تھا اور نہ مستقل رہائش اختیار کر سکتا تھا۔

- **اقدام:** مودی کی ہندو انتہاپسند حکومت نے 5 اگست 2019ء کو ان دفعات کو یکطرفہ طور پر ختم کر دیا۔ اس کا مقصد مقبوضہ کشمیر کے دروازے پورے ہندوستان کے ہندوؤں کے لیے کھولنا تھا تاکہ وہ وہاں زمینیں خرید کر آباد ہو جائیں، بالکل اسی طرح جیسے اسرائیل نے فلسطین کے اندر یہودی بستیاں (Settlements) بنائیں۔

2۔ نئے ڈومیسائل قوانین کا نفاذ (New Domicile Rules)

آئین بدلنے کے فوراً بعد بھارت نے مقبوضہ وادی کے لیے نئے ڈومیسائل قوانین متعارف کروائے۔ اب کوئی بھی غیر کشمیری ہندو فوجی، سرکاری ملازم یا تاجر جو کشمیر میں 15 سال یا اس سے زیادہ رہا ہو، یا جس کے بچوں نے وہاں تعلیم حاصل کی ہو، کشمیر کا مستقل شہری بن سکتا ہے۔ رپورٹوں کے مطابق، اب تک **لاکھوں غیر کشمیری ہندوؤں کو کشمیر کے ڈومیسائل جاری کیے جا چکے ہیں**، جنہیں وہاں ووٹر لسٹوں میں شامل کیا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کا انتخابی وزن کم کیا جا سکے۔

3۔ حلقہ بندیوں میں ہیرا پھیری (Delimitation of Constituencies)

بھارتی حکومت نے کشمیر کی اسمبلی کی نشستوں کی دوبارہ حلقہ بندی (Delimitation) کے لیے ایک کمیشن بنایا۔ اس کمیشن نے بدنیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلم اکثریت والے علاقے "وادیِ سرینگر" کی نشستوں کے مقابلے میں ہندو اکثریت والے علاقے "جموں" کی نشستوں کی تعداد میں غیر متناسب اضافہ کر دیا، تاکہ مستقبل میں کشمیر کا وزیرِ اعظم ہمیشہ کوئی ہندو بن سکے اور مسلمانوں کی سیاسی بالادستی ختم ہو جائے۔

4۔ مسلمانوں کی نسل کشی اور منظم ہجرت پر مجبور کرنا

پچھلے تین عشروں میں بھارتی فوج نے قریباً ایک لاکھ سے زیادہ کشمیری نوجوانوں کو شہید کیا ہے، جبکہ ہزاروں خواتین کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس ریاستی دہشت گردی کا مقصد کشمیریوں کے اندر خوف پیدا کر کے انہیں وادی چھوڑنے پر مجبور کرنا ہے، جبکہ دوسری طرف کشمیری پنڈتوں (ہندوؤں) کو بھاری مراعات اور محفوظ زونز دے کر دوبارہ وادی میں لا کر بٹھایا جا رہا ہے۔

سوال نمبر 5: شمالی امریکہ میں مسلمانوں کے گروہ کی اقسام اور تنظیموں پر تفصیل سے تبصرہ کریں۔

مقدمہ

شمالی امریکہ (جس میں بنیادی طور پر **امریکہ اور کینیڈا** شامل ہیں) میں اسلام اب کسی اجنبی یا اقلیتی تارکینِ وطن کا مذہب نہیں رہا، بلکہ یہ وہاں سب سے تیز رفتار سے پھیلنے والا دین بن چکا ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی کل آبادی قریباً 40 سے 50 لاکھ کے مابین ہے، جو وہاں کے سیاسی، تعلیمی اور معاشی میدانوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ شمالی امریکہ کے مسلم معاشرے کو سمجھنے کے لیے وہاں موجود مسلمانوں کے مختلف گروہوں کی اقسام اور ان کی فعال تنظیموں کا مطالعہ ضروری ہے۔

شمالی امریکہ میں مسلمانوں کے گروہوں کی اقسام (Categories of Muslims)

شمالی امریکہ کی مسلم آبادی نسلی اور تہذیبی لحاظ سے دنیا کا سب سے متنوع (Diverse) معاشرہ ہے، جسے درج ذیل تین بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ تارکینِ وطن مسلمان (Immigrant Muslims)

یہ وہ مسلمان ہیں جو بیسویں صدی کے وسط اور آخری عشروں میں دنیا کے مختلف مسلم ممالک سے ہجرت کر کے اعلیٰ تعلیم، روزگار یا سیاسی پناہ کے لیے امریکہ اور کینیڈا آئے۔ ان میں دو بڑے ذیلی گروہ شامل ہیں:

- **عرب مسلمان:** جو شام، مصر، لبنان اور فلسطین سے آئے۔ یہ امریکہ کے قدیم مسلم تارکینِ وطن ہیں۔
- **جنوبی ایشیائی مسلمان:** جو پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے آئے۔ یہ گروپ تعلیمی اور معاشی لحاظ سے سب سے زیادہ خوشحال، ہنرمند (ڈاکٹرز، انجینئرز، آئی ٹی ماہرین) اور تنظیم سازی میں سب سے آگے ہے۔

2۔ افریقی امریکن مسلمان (African American Muslims)

یہ امریکہ کے مقامی کالے (Black) باشندے ہیں جنہوں نے بیسویں صدی میں عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔ یہ امریکی مسلم کمیونٹی کا قریباً 25 سے 30 فیصد حصہ ہیں۔ اس گروہ کے اندر دو بڑے فکری رجحانات رہے ہیں:

- **نیشن آف اسلام (Nation of Islam):** الائجا محمد اور لوئس فرخان کی قائم کردہ یہ تنظیم شروع میں سیاہ فاموں کی برتری اور نسل پرستانہ نظریات پر مبنی تھی، جو حقیقی اسلام کے اصولوں کے خلاف تھی۔
- **اہل سنت والجماعت (حقیقی اسلام):** مشہور ترین امریکی لیڈر **ملکم ایکس** (Malik El-Shabazz) اور بعد میں الائجا محمد کے بیٹے **وارث دین محمد** نے نیشن آف اسلام کے لاکھوں سیاہ فاموں کو روایتی اور سچے عالمگیر اسلام کے دائرے میں داخل کیا، جو رنگ و نسل کے فرق کو نہیں مانتا۔

3۔ نو مسلم سفید فام امریکن (White Converts)

یہ وہ مقامی گورے امریکی اور کینیڈین شہری ہیں جنھوں نے حالیہ برسوں بالخصوص نائن الیون (9/11) کے بعد اسلام کا گہرا مطالعہ کر کے اسے قبول کیا۔ یہ تعداد میں اگرچہ کم ہیں لیکن تعلیمی اور فکری لحاظ سے امریکی معاشرے پر گہرا اثر ڈال رہے ہیں۔

شمالی امریکہ کی بڑی مسلم تنظیمیں (Major Muslim Organisations)

امریکی مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ، مساجد کی تعمیر، اور نئی نسل کی اسلامی تربیت کے لیے انتہائی منظم اور فعال ادارے قائم کر رکھے ہیں:

1۔ اسنا — اِسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ (ISNA)

ISNA شمالی امریکہ میں مسلمانوں کی سب سے پرانی، بڑی اور بااثر ترین امبریلا تنظیم (Umbrella Organisation) ہے۔ اس کی بنیاد **1982ء** میں رکھی گئی (یہ دراصل 1963ء میں قائم ہونے والی مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن MSA - کا ہی تسلسل ہے)۔

- **کردار:** اسنا ہر سال امریکہ میں ایک بہت بڑا سالانہ کنونشن منعقد کرتی ہے جس میں دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان شرکت کرتے ہیں۔ یہ تنظیم امریکہ کی حکومت اور وائٹ ہاؤس کے سامنے مسلمانوں کے حقوق کی نمائندگی کرتی ہے اور مختلف اسلامی مراکز اور مساجد کو گائیڈ لائنز فراہم کرتی ہے۔

2۔ اِکنا — اِسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ (ICNA)

ICNA کی بنیاد **1968ء** میں زیادہ تر جنوبی ایشیائی (پاک و ہند) کے مسلمانوں نے رکھی، جو فکرِ اسلامی اور دعوت و تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا چاہتے تھے۔

- **کردار:** اکنا کا سب سے بڑا کام **"WhyIslam"** نامی منصوبہ ہے، جس کے تحت غیر مسلموں کو اسلام کا تعارف پیش کرنے کے لیے مفت قرآن پاک کے نسخے اور لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے اور ٹول فری ہیلپ لائنز چلائی جاتی ہیں۔ اس کا فلاحی ونگ **"ICNA Relief"** امریکہ میں سیلاب، طوفان اور غریبوں کی مدد کے لیے ہراول دستے کا کام کرتا ہے۔

3۔ کیئر — کونسل آن امریکن-اِسلامک ریلیشنز (CAIR)

نائن الیون (9/11) کے بعد جب امریکہ میں اسلاموفوبیا بڑھا اور مسلمانوں کو بلاوجہ ہراساں کیا جانے لگا، تو **1994ء** میں واشنگٹن میں "CAIR" کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا **سول رائٹس (Civil Rights)** کا ادارہ ہے۔

- **کردار:** اگر کسی مسلمان کو داڑھی، حجاب یا مسلم نام کی وجہ سے نوکری سے نکالا جائے، یا ایئرپورٹ پر ہراساں کیا جائے، تو کیئر کے وکلاء کی ٹیم عدالتوں میں ان کا مقدمہ بالکل مفت لڑتی ہے۔ یہ تنظیم امریکی میڈیا اور کانگریس میں اسلام کے خلاف ہونے والے منفی پروپیگنڈے کا قانونی اور سائنسی جواب دیتی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

4۔ مسا—مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن(MSA)

یہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کی سطح پر کام کرنے والی طلبہ کی تنظیم ہے، جو مسلم نوجوانوں کو تعلیمی اداروں میں نمازِ جمعہ، حلال خوراک کی فراہمی اور اسلامی کلچر کو برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہے۔

شمالی امریکہ کی مسلم تنظیموں کا خلاصہ جدول(Table)

تنظیم کا نام	قائم ہونے کا سال	بنیادی توجہ کا مرکز	سب سے بڑا کارنامہ / سرگرمی
(ISNA)اسنا	1982ء	مسلم کمیونٹی کی قیادت اور سماجی روابط	سالانہ عظیم الشان کنونشنز کا انعقاد
(ICNA)اکنا	1968ء	دعوت و تبلیغ اور سماجی فلاح و بہبود	"WhyIslam" دعوت مہم اور لوکل ریلیف کام
(CAIR)کیئر	1994ء	قانونی تحفظ اور انسدادِ اسلاموفوبیا	عدالتوں میں مسلمانوں کے حقوق کی قانونی جنگ
(MSA)مسا	1963ء	یونیورسٹی و کالج کے طلبہ کی راہنمائی	تعلیمی اداروں میں اسلامی تشخص کا تحفظ